فہم الفلکیات......ایک وضاحت

سید شبیر احمد کاکاخیل

[بعض حضرات نے وفاق کے نصاب میں شامل کتاب ''فہم الفلکیات'' پر اعتراض کیا تھا، کتاب کے مصنف سید شبیر احمد کاکاخیل نے حضرت صدر وفاق کے نام ایک وضاحتی مکتوب لکھا ہے، جو نذرِ قارئین ہے] (ادارہ)

مکرمی ومحترمی حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب صدر وفاق المدارس العربیہ زید مجدکم ودام فیوضکم ومولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب ناظم وفاق المدارس العربیہ مدظلکم العالی، ودیگر محترم ارکان کمیٹی برائے نصاب کتب وفاق المدارس العربیہ دامت برکاتکم!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کے مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنی رضا سے نواز کر جنت الفردوس میں آپ ﷺ کی معیت میں جمع فرمائے۔ حضرات گرامی! مجھے جناب صدر کی طرف سے جناب تخی داد خوستی صاحب کے تحریر کردہ خط کا عکس تبصرہ کے لئے موصول ہوا ہے۔ یہ خط فہم الفلکیات کے نصاب میں شمولیت کے بارے میں ہے۔ خط کے مندرجات سے آپ حضرات آگاہ ہوں گے۔ اس میں فہم الفلکیات کو ایک مشکل کتاب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اساتذہ کے لئے اس کا پڑھانا بہت مشکل بتایا گیا ہے۔ نیز اس میں استدعا کی گئی ہے کہ ہیئت الوسطیٰ کو درجہ سادسہ میں شامل کیا جائے کیونکہ یہ اساتذہ کے لئے پڑھانا آسان ہے۔ بندہ کو اس خط کے مندرجات سے بحث نہیں نہ ہی ہیئت الوسطیٰ سے کوئی دشمنی ہے، صرف اپنی کتاب فہم الفلکیات کا بنیادی مقصد عرض کرنا ہے اور پھر یہ عرض کرنا کہ ان مقاصد میں کتنی کامیابی ہوئی ہے۔ مزید یہ عرض کرنا کہ اب تک اس کی تدریس میں مشکلات کو دور کرنے کے لئے کیا کچھ کیا گیا ہے اور آئندہ کیا پروگرام ہے؟ ان وضاحتوں کے بعد اگر جناب خوستی صاحب کا خط دوبارہ پڑھا جائے گا تو امید کرتا ہوں کہ یہ واضح ہوجائے گا کہ صورت حال اتنی گھمبیر نہیں جتنا کہ اس خط میں دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

حضرات گرامی! حضرت مولانا موسیٰ روحانی کی کتب سے بندہ نے بھی استفادہ کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس دور میں جب کہ مدارس میں یہ علم تقریباً اجنبی بن چکا ہے، حضرت کا اس موضوع پر کتابیں لکھنا حضرت کی جدید چیزوں کے بارے میں افادے اور استفادے کے ذوق پر دلالت کرتا ہے اور یہ بلاشبہ ایک بڑا کام تھا لیکن حضرت کا اپنا میدان، تدریسِ حدیث تھا اور ان علوم کا درس حدیث کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں اس لئے اگر حضرت کی کتابوں

میں فن کی کوئی کمی پائی گئی تو یہ ان کی شان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ یہ حضرت کا فن نہیں تھا محض ذوق تھا اور جتنا حصہ اس میں سے پایا وہ حضرت کے حال کے لحاظ سے بہت تھا۔ حضرت کی کتابوں کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو اس سے اخباری معلومات تو حاصل ہو سکتی ہیں لیکن اس میں وہ فن موجود نہیں جس کی مدارس میں ضرورت تھی اور جس کے لئے ''فہم الفلکیات'' علمائے کرام کی فرمائش پر لکھی گئی۔ نمازوں کے اوقات، قبلہ معلوم کرنے کے حسابات اور رویت ہلال سے متعلق مباحث جس گہرائی میں مطلوب تھے وہ ان کتابوں میں کہاں ہیں؟ یا تو وہ وقت تھا کہ بڑے بڑے علمائے کرام کے نام سے شائع کردہ نمازوں کے اوقات کے نقشوں میں غلطیاں تھیں کیونکہ ان کو اس فن سے آگاہی نہیں تھی اور کوئی بھی شخص نقشہ تیار کر کے ان کے نام سے چھاپتا اور یہ حضرات حسن ظن میں اس کی ذمہ داری قبول فرماتے اور یا پھر اب یہ وقت ہے کہ ''فہم الفلکیات'' کے پڑھانے اور پڑھنے سے سینکڑوں علمائے کرام اپنے اپنے علاقے کے لئے نمازوں کے اوقات کے نقشے خود بنانے کی استعداد حاصل کر چکے ہیں۔ رویت ہلال کے مباحث سمجھ چکے ہیں اور قبلہ کے حسابات کی باریکیوں سے واقف ہیں بلکہ اب تو بندہ کے بعض شاگردوں نے بھی اس موضوع پر کتابیں لکھنی شروع کی ہیں فللہ الحمد۔ جناب خوستی صاحب صاحب نے ہیئت الوسطیٰ کی جو مندرجات لکھے ہیں ان سے انکار نہیں لیکن شاید ''فہم الفلکیات'' پڑھے بغیر ہی یہ لکھے گئے ہیں کیونکہ یہی چیزیں تو ''فہم الفلکیات'' کے اخباری حصہ میں زیادہ بہتر صورت میں موجود ہیں۔ جہاں تک عربی میں کتاب ہونے کی بات ہے تو اس سے جس کتاب کو مشکل سمجھا جا رہا ہے کیا اس کو عربی میں کر کے ہم اس کو زیادہ مشکل نہیں بنا دیں گے؟ کسی وقت اس کتاب کو عربی میں لکھنے پر بھی سوچا جا سکتا ہے لیکن فی الوقت فن کا احیاء اس کی زبان کی نسبت بندے کے خیال میں زیادہ اہم ہے واللہ اعلم۔

حضرات گرامی! جہاں تک اس کے پڑھانے میں مشکلات کا تعلق ہے تو اس سے انکار نہیں کہ بغیر استاد کے کوئی بھی فن سیکھنا بہت مشکل ہے لیکن جس تیزی کے ساتھ حضرات علمائے کرام اس کو اساتذہ سے پڑھ کر سمجھ رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ مشکلات صرف چند سالوں کی بات ہے۔ ایک ایسا علم جس کی سمجھ کے لئے اعلیٰ درجے کی ریاضی کے جاننے کی ضرورت تھی اس کو اس حد تک آسان کرنا کہ اس کو کوئی سیکھنا چاہے تو اگر میٹرک پاس ہو تو پندرہ بیس دن میں اتنا سیکھ سکتا ہے کہ وہ دوسروں کو پڑھا بھی سکتا ہے تو اس سے زیادہ اور کیا چاہیے؟ اب رہا یہ سوال کہ میٹرک پاس کوئی نہ ہو اور وہ اس کے مشکل ہونے پر اس کو نصاب سے خارج کرنے پر زور دے یا میٹرک پاس تو ہو لیکن اس کے سیکھنے کے لئے اپنی جگہ سے ہلنا وہ اپنی شان استاذی کے خلاف سمجھتا ہو تو اس کے بارے میں بندہ تبصرہ سے قاصر ہے۔ دار العلوم کراچی اور وفاق المدارس کے ذمہ دار حضرات کے تعاون سے ہر سال مسلسل دورے ہو رہے ہیں جس سے ہر سال اس کے سیکھنے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اب تو الحمد للہ اتنے اساتذہ تیار ہو چکے ہیں کہ مجھے اس کی بھی ضرورت نہیں محسوس ہو رہی کہ میں ہی وہ دورے کراؤں بلکہ میری تو خواہش ہے کہ اب وہ اساتذہ کرام جنہوں نے بندے سے پڑھا

ہے وہ شعبان میں ملک کے مختلف گوشوں میں دورے کرائیں تا کہ جو حضرات دور کا سفر نہیں کر سکتے وہ بھی اس سے مستفید ہوں۔ایک اہم بات یہ بھی عرض کرنی مناسب ہوگی کہ اس کتاب کو مفید سے مفید بنانے کے لئے بندہ مسلسل کوشاں ہے۔اب تک اس کتاب کے دو ایڈیشن آچکے ہیں اور تیسرا آنے والا ہے۔ ہر نئے ایڈیشن میں گزشتہ ایڈیشن کی غلطیاں دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور عبارت کو مزید آسان بنانے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔تیسرے ایڈیشن میں مثالوں کی تعداد بڑھائی گئی ہے اور نمازوں کے اوقات اور قبلہ کے لئے دس دس مثالیں اس میں دی گئی ہیں تا کہ طلبہ زیادہ بہتر مشق کر سکیں۔ نیز اس میں قبلہ سورج کے سائے کی مدد سے معلوم کرنے کا تفصیلی طریقہ بھی دے دیا گیا۔آخر میں مشقی سوالات بھی بمع جوابات کے دیئے گئے ہیں تا کہ طلباء اپنی استعداد کا امتحان لے سکیں۔

حضرات گرامی! یہ علم مسلمانوں کا ورثہ ہے،توحید کا خاموش مبلغ ہے اور اس کے ساتھ ہماری شرعی ضروریات وابستہ ہیں۔اگر یہ ضروریات ''فہم الفلکیات'' کے نصاب میں شامل ہونے سے پوری ہوسکتی ہیں تو کیا اس کے لئے اتنی قربانی بھی نہیں دی جاسکتی کہ وہ نوجوان علماء کرام جو میٹرک کر چکے ہیں ان کو اس کے سیکھنے کے لئے پندرہ بیس دن کے لئے فارغ کیا جائے؟ بندے کے نزدیک تو یہ اس لئے مشکل نہیں ہے کہ مدارس میں اب میٹرک کے بعد داخلہ لینے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ بندہ کے ذہن میں یہ تجویز بھی اس بحث کے ساتھ آئی کہ کیوں نہ اعدادیہ کی ریاضی کے سلیبس پر نظر ثانی کی جائے کہ جو استعداد اس فن کے لئے ضروری ہے وہ اعدادیہ میں حاصل کی جاسکے اور یہ کوئی مشکل نہیں کیونکہ اعدادیہ کا مقصد بھی میٹرک کے فوائد حاصل کرنا ہے۔بندہ اس سلسلے میں تعاون کے لئے تیار ہے۔نیز ایک تجویز اور بھی ہے کہ مدارس میں سراجی کی تدریس بھی کافی مشکل ہوگئی ہے۔اور طالب علم عرصہ دراز کی محنت کے بعد میراث کے مسائل حل کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں، بندے نے اس پر بھی کچھ کام کیا ہے اور ایک کتاب ''میراث کا آسان حساب'' اس کے لئے لکھی ہے۔الحمدللہ اب اس کتاب کی برکت سے صرف دو دن یعنی چھ گھنٹے کی تدریس اور چار گھنٹے کی مشق سے ذوی الفروض، عصبات، ذوی الارحام اور مناسخہ کے مسائل حل کئے جاسکتے ہیں، اگر نصاب کمیٹی کے ذمہ دار حضرات مناسب سمجھیں تو اس کے بارے میں تمام تفصیلات سے ان کو آگاہ کر سکتا ہوں۔ اس سلسلے میں یہ درخواست ہے کہ سراجی کو بطور کتاب تو رکھا جائے لیکن امتحان میں یہ اختیار دیا جائے کہ کوئی ''میراث کا آسان حساب'' کے ذریعے بھی جواب لکھے گا وہ بھی منظور ہوگا کیونکہ جواب سے تو پتہ چل جاتا ہے کہ سوال صحیح حل کیا ہے یا غلط؟ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق پر جمع فرمائے اور اس کی توفیق سے جو کچھ کوششیں ہوسکی ہیں، وہ قبول فرمائیں۔(آمین)۔

احقر سید شبیر احمد عفی عنہ۔☆☆